احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 9

بدھ 3 مارچ 2004ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 3 مارچ 2004ء 11 محرم 1425 ہجری-3 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 47

عہد کو پورا کرو

حذیفہ بن یمانؓ کہتے ہیں کہ میں غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ میں اور میرا ایک ساتھی ابوحسیل سفر میں تھے کہ کفار مکہ نے ہمیں پکڑ لیا کہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جا رہے ہو (تاکہ آپ کے لشکر میں شامل ہو جاؤ) ہم نے کہا ہم تو مدینہ جا رہے ہیں- اس پر انہوں نے ہم سے یہ عہد لے کر چھوڑا کہ ہم مدینہ چلے جائیں گے اور کفار کے خلاف لڑائی میں شامل نہ ہوں گے- جب وہ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے تو آپؐ نے فرمایا ''تم جاؤ ہم اپنے عہد کو پورا کریں گے ہم اللہ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور اسی کی نصرت پر ہمارا بھروسہ ہے۔''

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب الوفاء بالعہد حدیث نمبر 3342)

وعدہ کا تخلف جائز نہیں اس کی باز پرس ہو گی اور بدعہدی کی سزا لعنت ہے

جو شخص عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں

احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاہدوں کی پاسداری کرنے اور کرانے والے ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 27 فروری 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 27 فروری 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں دینی تعلیمات کی روشنی میں عہد کو پورا کرنے اور بدعہدی سے بچنے کی پرمعارف تفصیلات بیان فرمائیں۔ یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ اور مختلف زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیت 77 کی تلاوت فرمائی اور اس کا یہ ترجمہ پیش فرمایا۔ جس نے اپنے عہد کو پورا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل معاشرے میں یہ عام بیماری ہے کہ بات کرو تو مکر جاؤ۔ وعدہ کرو تو اسے پورا کرنے میں ٹال مٹول سے کام لو جب کوئی عہد کرو تو توڑنے کے بہانے تلاش کرو۔ یہ ایک ایسی برائی ہے جو شخصی معاہدوں سے لے کر بین الاقوامی معاہدوں پر حاوی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے مختلف پیرایوں اور مختلف حالات میں عہد کی جو صورتیں ہو سکتی ہیں ان پر روشنی ڈالی ہے۔ حضور انور نے کئی آیات کا ترجمہ اور تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدائی عہد میں سچ بولنا شامل ہے اس لئے ہر وہ عہد جو انصاف اور سچائی پر مبنی ہو اس کا ضامن اللہ ہوتا ہے چاہے اللہ کا نام لیا جائے یا نہ لیا جائے۔ اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ حضور انور نے فرمایا اگر ایک فریق بدعہدی کرتا ہے تو دوسرا فریق بے صبری اور کم حوصلگی کا مرتکب ہوتا ہے پھر ان جھگڑوں اور لڑائیوں کے نتیجہ میں خاندانوں کے خاندان اجڑ جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ وعدہ کا تخلف جائز نہیں کیونکہ اس کی باز پرس ہو گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر سطح پر احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ معاہدوں کی پاسداری کرنے اور کرانے والے ہوں اور اس اعلیٰ خلق کو قائم کرنے والے ہوں۔ احمدیت میں شامل ہو کر حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کا ہم نے بہت بڑا عہد کیا ہے اسے پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ بدعہدی خسارے کا سودا ہے اور اس کی سزا اللہ کی لعنت ہے۔

حضور انور نے فرمایا پرانے احمدیوں کی تربیت کے معیار اعلیٰ ہوں گے تو نئے آنے والوں کی بھی صحیح تربیت ہو سکے گی اور اعلیٰ اخلاق کی تربیت ہمیشہ بچپن سے ہی ہوتی ہے اس لئے اپنے بچوں کی ابتداء ہی سے تربیت کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے منافق کی تین علامات بیان فرمائی ہیں وہ گفتگو میں کذب سے کام لیتا ہے۔ امانت میں خیانت کرتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنے بھائی سے جھگڑے کی طرح نہ ڈالو۔ نہ اس سے تحقیر آمیز مذاق کرو اور نہ ایسا وعدہ کرو جسے پورا نہ کر سکو نیز فرمایا جو شخص امانت کا لحاظ نہیں رکھتا اس کا کوئی ایمان نہیں اور جو عہد کا پاس نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اور زینت تقویٰ ہی سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے کئے گئے تمام عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگیاں گزارنے والے ہوں۔

چھٹے سالانہ ورزشی مقابلہ جات 2004ء

مجلس انصاراللہ پاکستان

مجلس انصاراللہ پاکستان کے چھٹے سالانہ ورزشی مقابلے مورخہ 20 تا 22 فروری 2004ء کامیابی سے منعقد ہوئے۔ جن میں امسال چار نئے مقابلوں کا اضافہ کیا گیا اور اس میں 34 اضلاع کے 387 انصار نے بھرپور ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ مورخہ 20 فروری 2004ء کو 3 بجے سہ پہر ایوان محمود ربوہ میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے افتتاحی خطاب فرمایا جس کے بعد گزشتہ سال کے چیمپئن مکرم طارق حبیب صاحب نے افتتاح کا باقاعدہ اعلان کیا۔ یہ مقابلہ جات صف اول اور صف دوم کے انصار میں الگ الگ کروائے گئے۔ ان کے نام درج ذیل ہیں پیدل چلنا' سیر کے مشاہدات قلمبند کرنا' سائیکل ریس' رسہ کشی' کلائی پکڑنا' والی بال' ٹیبل ٹینس' بیڈمنٹن اور کیمپ فائر۔ پاکستان کے دور ونزدیک کے اضلاع سے تشریف لانے والے انصار نے ان مقابلوں میں بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔ تین دن جاری رہنے کے بعد یہ ورزشی مقابلے مورخہ 22 فروری کو دوپہر کے وقت کامیابی سے اختتام پذیر ہو گئے۔

اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے ایوان محمود میں منعقد ہونے والے بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے فائنل مقابلہ جات بھی ملاحظہ فرمائے فائنل مقابلوں کے بعد ایوان محمود ہی میں تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ تلاوت اور عہد کے بعد مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب ناظم اعلیٰ سپورٹس ریلی نے ان مقابلوں کی رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے بتایا امسال چار نئے مقابلوں کو شامل کیا گیا ہے گزشتہ سال پاکستان بھر کے 19 اضلاع میں سے 225 انصار تشریف لائے تھے امسال یہ تعداد بڑھ گئی اور 34 اضلاع کے 387 انصار نے شرکت کی۔ مجلس انصاراللہ پاکستان کے اعزازی رکن حضرت مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا سے خصوصی طور پر اختتامی تقریب میں شرکت کیلئے تشریف لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو اور کریم تھے۔ بچوں سے بے حد پیار کرتے تھے

خادموں اور بچوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود کی شفقت و رأفت کے واقعات کا دلنشین تذکرہ

(اللہ تعالیٰ کی صفت رؤف و رحیم کے تعلق میں آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور روایات رفقاء حضرت مسیح موعود کے حوالہ سے مختلف امور کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع فرمودہ 7/ فروری 2003ء 7/ تبلیغ 1382 ہجری شمسی بمقام بیت فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورۃ التوبہ کی آیت 128 تلاوت کی اور یہ ترجمہ پیش فرمایا یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کوئی درشت کلمہ اپنی زبان پر نہ لائے۔ نیز فرماتی ہیں کہ آپ تمام لوگوں سے زیادہ نرم خو تھے۔ اور سب سے زیادہ کریم آدمی۔ عام آدمیوں کی طرح بلا تکلف گھر میں رہنے والے، آپؐ نے منہ پر کبھی تیوری نہیں چڑھائی۔ ہمیشہ مسکراتے ہی رہتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کا یہ بھی بیان ہے کہ اپنی ساری زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کسی خادم یا بیوی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔

(شمائل الترمذی۔ باب فی خلق رسول اللّٰہ)

بعض لوگ یہ غلط استنباط کرتے ہیں فَاضْرِبُوْهُنَّ (۔) سے کہ اپنی بیویوں کو مارنا چاہئے۔ میرے علم میں ایک احمدی بھی ہے اب تو وہ احمدیت سے باہر نکل گیا ہے لیکن وہ اپنی بیوی کو چھوٹی سی بات کے اوپر بہت سخت مارا کرتا تھا۔ قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے اور آپ بہتر اس کا ترجمہ جانتے تھے۔ آپ کی بیویوں نے آپ کے خلاف نُشُوز کبھی نہیں کیا۔ قرآن کریم کی جس آیت میں یہ مارنے کا ذکر ہے وہاں نُشُوز مراد ہے۔ بعض عورتیں ہیں جو مارنے میں خاوند کے اوپر پہل کرتی ہیں اور بعض خاوند تو بیچارے بھیگی بلی کی طرح مار کھاتے رہتے ہیں۔ ہمارے لاہور میں ایک صاحب ہوا کرتے تھے، ان کی بیوی ان کو اتنا مارتی تھی کہ ان کے ہوش اڑا دیتی تھی۔ اس لئے غلط استنباط قرآن کریم سے نہیں کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جن پر یہ نازل ہوا ان سے بہتر کوئی استنباط نہیں کر سکتا۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی اس روایت کو یاد رکھیں کہ آپ نے کبھی کسی بیوی پر، کسی کمزور پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے۔ گھر کے کام کاج کرتے۔ اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے۔ کپڑے کو پیوند لگا لیتے۔ بکری کا دودھ خود دوہ لیتے۔ خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ آٹا پیستے پیستے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اس کی مدد کرتے۔ بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں کبھی شرم محسوس نہ کرتے۔ امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔** سلام میں پہل کرتے۔ اگر کوئی معمولی کھجوروں کی بھی دعوت دیتا تو آپؐ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول فرما لیتے۔ آپ نہایت ہمدرد، مہربان، نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ آپؐ کا رہن سہن بڑا صاف ستھرا تھا۔ ہر کسی سے بشاشت سے پیش آتے تھے۔ تبسم آپؐ کے چہرے پر ہمیشہ جھلکتا رہتا تھا۔ آپؐ زور کا قہقہہ نہیں لگایا کرتے تھے۔ خدا کے خوف سے فکرمند رہتے تھے لیکن ترش روئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں کسی کمزوری، پست ہمتی وغیرہ کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے سخی تھے لیکن بے جا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔ نرم دل، رؤف و رحیم اور کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔......... کبھی حرص و طمع کے جذبے سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر و شاکر رہتے اور کم پر قناعت فرماتے تھے۔ (اسدالغابہ۔ جلد اول۔ صفحہ 29)

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے ذکر کیا کہ جنگ حنین میں بھیڑ کی وجہ سے میرا پاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پر جا پڑا۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سانٹا مارا اور بات اس وقت آئی گئی ہو گئی۔ زیادہ زور سے نہیں مارا، ہلکا سا سانٹا مارا ناراضگی کے اظہار کے طور پر۔ کہتے ہیں رات مجھے نیند نہ آئی سخت گھبراہٹ رہی کہ میں نے کیا حرکت کی ہے۔ صبح صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف سے مجھے پیغام ملا کہ بات سن جاؤ۔ میں ڈر گیا کہ اب شامت آئی۔ مگر شامت کیا آنی تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آواز دی اور کہا یہ اسی بکریاں تمہیں دے رہا ہوں۔ میں نے وقتی طور پر تمہیں غصے میں سانٹا مار دیا تھا لیکن اب مجھے اس کا بہت افسوس ہے اور اس کے کفارے کے طور پر یہ اسی بکریاں تمہیں دیتا ہوں۔

(مسند دارمی۔ باب فی سخاء النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم)

اب میں حضرت مسیح موعود کی بعض روایتیں بیان کرتا ہوں جو اسی نوعیت کی ہیں:۔

میاں غفارا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک خادم کے طور پر رہا کرتے تھے۔ عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت کی خدمت میں اس کے آنے کی تقریب عجیب دلچسپ ہے اور آپ کے رحم اور ہمدردی کے جذبات کے اظہار کا ایک نقشہ پیش کرتی ہے۔ میاں غفارا کہتا ہے کہ میری عمر تیرہ چودہ سال کی تھی۔ میں بڑی (۔) کے صحن پر لیٹا ہوا دانے چبا رہا تھا جس طرح بکری کھاتی ہے ویسے کھا رہا تھا۔ حضرت اقدس وہاں آئے اور مجھے اس حالت میں دیکھ کر آپ نے مجھ سے میرا پتہ و نشان پوچھا اور پھر اپنے ساتھ مکان پر لے گئے اور دو خمیری روٹیاں لا کر مجھے دیں۔ میں کھا کر چلا آیا اور اسی طرح پر مجھے ہر روز کھانا مل جاتا تو میں کبھی وہاں کھا کر اور کبھی گھر کو لے کر چلا آتا۔ کوئی کام اور خدمت میرے سپرد نہ تھی۔ پھر رفتہ رفتہ جب میں مانوس ہو گیا تو آپ نے مجھ کو اور چند اور لڑکوں کو نماز کی ہدایت کی اور آپ ہی کچھ سورتیں بھی یاد کرا دیں اور ہم سب بڑے پکے نمازی ہو گئے۔......... میاں غفارا جب نمازی ہو گیا تو آپ نے اس کو ان بچوں کی پارٹی کو جو آپ کے پاس آتی تھی۔ درود شریف کی کثرت کی طرف توجہ دلائی اور جو درود مسنون کا نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کا وظیفہ ان کو بتایا کہ عشاء کی نماز کے بعد درود شریف پڑھ کر سو رہا کرو اور جو خواب وغیرہ آیا کرے صبح کو سنایا کرو۔ چنانچہ سب کا یہ معمول ہو گیا کہ ہم رات کو جو بھی خواب آتی تھی صبح حضرت مسیح موعود کو سنایا کرتے تھے اور آپ اپنے کیسہ یا جیب میں روٹی ڈال کر باغ میں چلے جاتے

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اور غفارا کو دے دیتے۔ پھر ان خوابوں کی تعبیر فرماتے جو اکثر سچی نکلتیں۔ غفارا کے شادی کے اخراجات کے لئے آپ نے ایک بڑا حصہ دیا۔ دو زیور اس کو دیئے جو اس نے 80 روپیہ پر فروخت کردیئے۔ غرض اس طرح ہمدردی اور غمخواری فرمایا کرتے تھے۔

(حیات احمد ۔ از یعقوب علی عرفانی ۔ صفحہ 242-243)

حضرت مسیح موعود کے خادموں میں ایک خادم کا نام پیرا تھا جو بالکل جاہل اور اجڈ تھا ......اس سے بے وقوفی کے افعال کا سرزد ہونا ایک معمولی بات ہوتی تھی مگر حضرت نے اسے کبھی جھڑکا نہیں۔ اس کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ "اَھْلُ الْجَنَّۃِ"۔ یہ جو محاورہ ہے اَھْلُ الْجَنَّۃِ بُلْہٌ وہ ان پر پورا صادق آتا تھا۔ (سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 350)

اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے متعلق یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ آپ. اس طرح بے تکلفی سے اپنے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے ساتھ بیٹھتے تھے کہ باہر سے آنے والے کے لئے پہچاننا مشکل ہو جاتا تھا۔ بعض دفعہ حضرت ابوبکر کو ساتھ بیٹھا دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ لیا کرتے تھے وہ اشارہ سے بتا دیا کرتے تھے کہ نہیں میری طرف نہیں، ان کی طرف جاؤ۔ حضرت مسیح موعود کا بھی یہی حال تھا۔ کسی مجلس میں آپ کے اعزاز میں کوئی الگ جگہ مقرر نہیں تھی اور خدام کے ساتھ اکٹھے بیٹھتے تھے۔ بعض دفعہ بعض لوگ مہمان نوازی اپنی طرف سے اس طرح کرتے تھے کہ مہمان خصوصی کے لئے تو الگ کمرہ اور خاص دستر خوان اور ساتھ حواشی مباشی جو ہوتے تھے ان کے لئے الگ کمرہ۔ حضرت مسیح موعود کی ایک امیر نے اس طرح دعوت کی۔ حضرت مسیح موعود کو علم ہو گیا کہ یہ کیا کرنا چاہتا ہے۔ آپ دروازے کے باہر کھڑے ہو گئے اور اپنے نوکروں سے کہا پہلے آپ جائیں۔ جب وہ پہلے چلے گئے تو اس امیر کے پاس چارہ کچھ نہیں تھا سوائے خاموشی سے اس بات کو برداشت کرنے کے۔ پھر اپنے دستر خوان پر ان کو اپنے دائیں بائیں بٹھایا اور بڑی عزت افزائی فرمائی۔

بچوں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت پیار فرمایا کرتے تھے۔ ہنسی مذاق کرتے تھے انہیں چھیڑتے تھے، ان سے دل لگی کرتے، ان کو بہلاتے۔

حضرت جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اہل خانہ کی طرف جانے لگے تو میں بھی حضورؐ کے ساتھ چل پڑا۔ وہاں پہنچے تو آگے بچے حضورؐ کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ حضورؐ ان کے پاس رکے۔ ایک ایک بچے کے گلوں کو اپنے ہاتھ سے سہلایا وہ کہتے ہیں کہ میں تو حضورؐ کے ساتھ آیا تھا لیکن حضورؐ نے میرے گلوں کو بھی سہلایا۔ جب حضورؐ اپنا ہاتھ میرے گلوں پر پھیر رہے تھے تو مجھے حضورؐ کے ہاتھوں میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوئی گویا حضورؐ نے انہیں کسی عطار کے تھیلے سے نکالا ہے۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل۔ باب طیب رائحۃ النبیؐ)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تھے تو آپؐ ان کے لئے دعا کرتے اور مبارک باد دیتے اور ان کو گڑھتی دیتے تھے۔ (مسلم کتاب الادب ۔ باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ وحملہ الی صالح) تو اب یہ جو رواج ہے گڑھتی دینے کا، یہ نیا رواج نہیں۔ یہ سنت ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اپنے ہاتھ سے ان کے منہ میں گڑھتی دیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن سلام کے بیٹے یوسف بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف رکھا، مجھے اپنی گود میں بٹھایا اور میرے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔

(مسند احمد بن حنبل۔ جلد 6 صفحہ 6 مطبوعہ بیروت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کا چھوٹا سا بچہ تھا وہ پیار سے اسے اپنے ساتھ چمٹانے لگا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس پر رحم کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی حضور۔

آپ نے فرمایا جتنا تم اس پر رحم کرتے ہو اللہ تعالیٰ تم پر اس سے بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ **وھو ارحم الراحمین** اور وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

(الادب المفرد للبخاریؒ ۔ باب رحمۃ العیال)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے نواسے) حسن بن علی کو چوما تو پاس بیٹھے اقرع بن حابس تمیمی نے کہا کہ میرے تو دس بچے ہیں لیکن میں نے کسی کو کبھی نہیں چوما۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔

(بخاری۔ کتاب الادب۔ باب رحمۃ الولد و تقبیلہ و معانقۃ)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے گفتگو کرنے کے لحاظ سے حضرت فاطمہ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہت رکھنے والا اور کسی کو نہیں دیکھا۔ وہ جب آپ کے پاس آتیں تو آپ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ انہیں خوش آمدید کہتے اور ان کو بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھاتے۔ اور جب آنحضرتؐ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں جاتے تو وہ آپ کے احترام میں کھڑی ہو جاتیں، آپ کا دست مبارک پکڑ کر اس کو بوسہ دیتیں اور آپ کو خوش آمدید کہتیں اور آپ کو اپنی بیٹھنے والی جگہ پر بٹھاتیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی، آئیں۔ چنانچہ آپ نے انہیں خوش آمدید کہا اور انہیں بوسہ دیا۔

(الادب المفرد للبخاریؒ ۔ باب الرجل یقبل ابنۃ)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو اہل بیت کے بچے بھی آپؐ کے استقبال کے لئے جاتے۔ ایک دفعہ جب آپؐ سفر سے آئے تو سب سے پہلے مجھے آپؐ تک پہنچایا گیا۔ آپؐ نے مجھے گود میں اٹھا لیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ کے دو بیٹوں امام حسنؓ یا امام حسینؓ میں سے کسی ایک کو لایا گیا تو آپؐ نے اسے اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ اسی طرح مدینہ منورہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ ایک اونٹ پر ہم تین سوار تھے۔ (مسند احمد بن حنبل۔ مسند اھل البیت)

عدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نے امام حسنؓ کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت فرما۔

(بخاری۔ کتاب المناقب ۔ باب مناقب الحسن و الحسین)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکڑ کر اپنے ایک زانو پر بٹھا لیا اور دوسرے پر حسن کو۔ پھر ہم دونوں کو اپنے سینے سے چمٹا لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے (۔) اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما۔ میں ان دونوں پر رحم کرتا ہوں۔

(بخاری ۔ کتاب الادب ۔ باب وضع الصبی علی الفخذ)

یعلی بن مرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک ایسی دعوت پر جس میں ہم مدعو تھے جانے کے لئے نکلے۔ کیا دیکھتے ہیں حسینؓ رستہ میں کھیل رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے لوگوں سے آگے ہو گئے پھر اپنے دونوں بازو پھیلا دیئے۔ جس پر بچہ کبھی ادھر اور کبھی ادھر بھاگتا (یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار کا اظہار تھا۔ دونوں ہاتھ پھیلا کر اس بچے کو پکڑنے کی کوشش کرتے تھے، پکڑ تو سکتے تھے مگر جان کے کچھ دیر پیچھے ہٹ جاتے تھے تاکہ اس کے ساتھ کھیل جاری رہے۔ کبھی وہ ادھر بھاگتا کبھی ادھر بھاگتا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح اسے ہنسا رہے تھے، آپ انہیں ہنساتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے اسے پکڑ لیا۔ پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ ان کی ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا ان کے سر پر رکھا پھر انہیں اپنے سینے کے ساتھ لگا لیا۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (۔) یعنی حسین میرا ہے اور میں حسین کا ہوں۔ اور فرمایا اللہ اس سے محبت رکھے جو حسین سے محبت کرے۔ حسین (میرے) نواسوں میں سے ایک

ہے۔ (الادب المفرد للبخاریؒ ۔ باب معانقة الصبی)........

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اس حال میں بھی نماز پڑھتے کہ آپ نے اپنی نواسی امامہ کو جو حضرت زینب اور ابوالعاص بن ربیعہ بن عبدشمس کی بیٹی تھیں کو اٹھایا ہوا ہوتا تھا۔ پس جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو اسے بٹھا دیتے اور جب آپ قیام کرنے لگتے تو اسے پھر اٹھا لیتے۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ ۔ باب اذا حمل جاریة صغیرة .... الخ)

اب ہمارے ہاں یہ مشہور ہے کہ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور کسی شخص نے ایسی روایت سن کے یہ بھی کہا تھا کہ خو! تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ٹوٹ گئی۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذہن اللہ کی طرف رہتا تھا۔ ''دست بہ کار دل بہ یار''۔ آپ تو بچوں سے شفقت کی وجہ سے ان کے ساتھ ایسا سلوک کر لیتے تھے مگر کبھی بھی آپؐ کی توجہ نماز سے نہیں ہٹی۔

عبداللہ بن شداد بن الھاد اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء یا ظہر یا عصر پڑھانے کے لئے آئے تو آپ اپنے بچوں حسن یا حسین میں سے کسی کو اٹھائے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو بچے کو اپنے دائیں پاؤں کے پاس بٹھا دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور اس کو لمبا کر دیا۔ میرے والد کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے میں نے سر اٹھا کر دیکھا (کہ سجدہ زیادہ لمبا ہو گیا تھا اور پتہ نہیں کس وہم میں مبتلا ہوا تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا) تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ابھی سجدہ میں ہیں اور بچہ آپ کی پیٹھ پر سوار ہے۔ پھر میں واپس سجدہ میں چلا گیا۔ پھر جب رسول اللہ نے نماز پڑھا کر سلام پھیرا تو لوگوں نے دریافت کیا، یارسول اللہ! آپ نے اس نماز میں ایک بہت لمبا سجدہ کیا تھا۔ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس کا حکم تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں وہ بچہ میرے پاس تھا میں نہیں چاہتا تھا اس کو اٹھا لوں، نیچے رکھ دوں اور جب تک وہ خود میری پیٹھ سے اترا نہیں اس وقت تک میں نے سجدہ کو لمبا رکھا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی نے آپ کو یہ پیغام بھجوایا کہ میری بیٹی کا آخری وقت ہے آپ تشریف لائیں۔ اسامہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کی صاحبزادی کے پاس پہنچے۔ وہ آخری وقت تھا بچی کا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو صبر کی تلقین فرمائی۔ پھر جب آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے۔ چنانچہ بچی جان کنی کے عالم میں تھی۔ وہ اس حالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گود میں دے دی گئی۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہنے لگے۔ اس پر سعد نے کہا یا رسول اللہ! یہ کیا؟

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میرے یہ آنسو) رحمت کی وجہ سے ہیں اور رحمت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے رکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رحم کرنے والے بندوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔ (بخاری کتاب المرضی۔ باب عیادة الصبیان)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابوسیف حداد (حداد سے مراد ہے لوہار) کے ہاں گئے۔ جن کے پاس حضرت ابراہیم رہا کرتے تھے۔ (آپؐ کے بیٹے ابراہیم کو ابو حداد پالا کرتا تھا۔) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو پکڑا، اور بوسہ دیا اور انہیں سونگھا۔ پھر ایک اور موقعہ پر اس کے ہاں گئے۔ اس وقت حضرت ابراہیم جان کنی کے عالم میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: یا رسول اللہ! آپؐ بھی؟ اس پر آپؐ نے فرمایا: ''اے ابن عوف یہ رحمت ہے'' پھر اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل مغموم ہے مگر ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی سے مغموم ہیں۔''

(بخاری کتاب الجنائز۔ باب قول النبیؐ انا بك لمحزونون)

•

حضرت مسیح موعود بھی بچوں سے بہت شفقت فرمایا کرتے تھے خصوصاً مرزا مبارک احمد جو سب سے چھوٹے تھے تو ان سے حضرت مسیح موعود کو بہت پیار تھا۔ آپ بچوں پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے ایک موقع کے جب مرزا مبارک احمد سے غلطی سے ٹھوکر لگی اور قرآن کریم میز سے نیچے گرنے ہی والا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے لپک کے اس کو روک لیا اور ایک تھپڑ لگایا۔ پس حضرت مسیح موعود بے حد نرم ہونے کے باوجود قرآن کی بہت عزت کرتے تھے۔ ''قرآں کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے''۔ آپ کی تلاوت قرآن کریم دن رات ایسی ہوتی تھی کہ جس سے وجد طاری ہو جایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کو جب پتہ چلتا کہ کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے تو اس کے ہاں خود جاتے، غریب سے غریب طالب علم کی بیماری پر بھی آپ کا وہ جوش اور ہمدردی مشاہدہ کیا گیا جو کم لوگوں کو اپنی اولاد سے بھی نصیب ہوتا ہوگا۔ آپ بار بار اضطراب سے پھرتے اور دعا مانگتے تھے اور بار بار حالات پوچھتے تھے اور اس کی صحت پر آپ کو ایسی خوشی ہوتی جیسے کسی اپنے بچے کی صحت پر۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ص 386)

ایسے بہت سے واقعات ہیں جو یہاں مزید بیان کرنے طوالت کے خوف سے کم کر دیئے گئے ہیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ بار ہا میں نے دیکھا ہے کہ اور دوسرے بچے آپ کی چارپائی پر بیٹھے ہیں اور آپ کو مضطر کر کے پائنتی پر بٹھا دیتے ہیں اور اپنے بچپنے کی بولی میں مینڈک اور کوے اور چڑیا کی کہانیاں سنا رہے ہیں اور گھنٹوں سنائے چلے جاتے ہیں۔ حضرت ہیں کہ بڑے مزے سے سنے جا رہے ہیں۔ گویا کوئی مثنوی ملائے روم کا سبق دے رہے ہوں۔ حضرت بچوں کو مارنے اور ڈانٹنے کے سخت مخالف ہیں۔ بچے کیسے ہی بسوریں، شوخی کریں۔ سوال میں تنگ کریں اور بے جا سوال کریں ایک موہوم اور غیر موجود شے کے لئے حد سے زیادہ اصرار کریں۔ آپ نہ تو کبھی مارتے ہیں، نہ جھڑکتے ہیں اور نہ کوئی خفگی کا نشان ظاہر کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود بچوں کے سوالوں سے تنگ آنے کی بجائے ان کو پیار سے سمجھایا کرتے تھے اور یہی تربیت کا طریق ہے جسے جماعت کو آج اختیار کرنا چاہئے۔ بعض بچے سوال کرتے ہیں تو تنگ آ کر جھڑک کے ان کو بند کرا دیا جاتا ہے۔ حالانکہ بچوں کے سوال کے جواب میں تحمل سے پیش آنا چاہئے اور جس حد تک بھی اس کی سمجھ ہو جواب دے کر اس کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔

مولوی عبدالکریم مزید فرماتے ہیں:۔

محمود (خلیفۃ المسیح الثانی) کوئی تین برس کا ہوگا۔ آپ لدھیانہ میں تھے۔ میں بھی وہیں تھا۔ گرمی کا موسم تھا مردانہ اور زنانہ میں ایک دیوار حائل تھی۔ آدھی رات کا وقت ہوگا۔ جو میں جاگا اور مجھے محمود کے رونے اور حضرت کے ادھر ادھر باتوں میں بہلانے کی آواز آئی۔ حضرت اسے گود میں لئے پھرتے تھے اور وہ کسی طرح چپ نہیں ہوتا تھا۔ آخر آپ نے کہا: دیکھو محمود! وہ کیسا تارا ہے! (یعنی آسمان کا ایک ستارہ دکھایا) بچے نے نیا (مشغلہ شروع کر دیا اور چلانا شروع کر دیا کہ) ابا! تارے جانا ہے۔ ابا! تارے جانا ہے۔ کہ ابا میں نے بھی ستارے جانا ہے۔ حضرت مسیح موعود اس کو پیار کے ساتھ چپ کراتے رہے لیکن ڈانٹا نہیں۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کہتے ہیں آپ کا بیٹے سے اس طرح گفتگو کرنا مجھے بہت پیارا لگا اس نے بھی ایک ضد کی راہ نکالی تھی مگر حضور نے اس پر صبر کیا اور بچہ روتے روتے آخر خود ہی تھک گیا اور چپ ہو گیا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب۔ صفحہ 35-36)

حضرت مسیح موعود اپنے بچوں کے ساتھ کھیلنے والے بچوں سے بھی اسی طرح شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے جیسے اپنے بچوں کے ساتھ۔ لنگر خانہ کے ایک ملازم کے بچے کے کہنے پر حضور نے اپنے ایک صاحبزادے کو بہت سے آم دیئے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ وہ اپنے ہجولیوں میں

تقسیم کردیں۔ حضور خود بھی جب کوئی چیز تقسیم کرتے تو اپنے بچوں کے ساتھیوں کو برابر حصہ دیتے اور ملازموں کے بچے حضرت کے گھر میں ایک شاہانہ زندگی بسر کرتے۔ عام سلوک میں حضرت اقدس کو بھی کسی سے فرق کرتے نہیں دیکھا۔

اگر ایسے موقعہ پر کسی اور کا کوئی بچہ سامنا آجاتا جب آپ کوئی چیز تقسیم کر رہے ہوتے تو آپ آنے والے بچے کے ساتھ بھی شفقت کا برتاؤ کرتے اور کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرما دیتے۔ یہ عادت حضور کی ہمیشہ سے تھی۔ اپنی عمر کے اس حصے میں جبکہ آپ مجاہدات میں مصروف تھے، بعض یتامیٰ کی خاص طور پر خبرگیری فرماتے اور اپنی خوراک کا ایک حصہ ان کو دے دیا کرتے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود جلد سوم صفحہ 371-372)

میں نے بھی اسی سنت پر عمل کر کے اپنی بچیوں کی تربیت کی ہے۔ ان کو جب میں کوئی چیز کھانے کو دیتا تھا تو اکثر لے کر باہر نکل جاتی تھیں اور نوکروں وغیرہ کو اور دوسروں کو ساتھ شامل کر لیا کرتی تھیں۔ تو آپ کو بھی بچپن سے ہی اپنے بچوں کی ایسی تربیت کرنی چاہئے کہ جب کوئی اچھی چیز کھائیں تو ساتھ غریبوں اور دوسروں کو بھی شریک کر لیا کریں۔

حضرت صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ:۔

حضرت اقدس مسیح موعود سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ ابھی تھوڑا سا دن چڑھا تھا۔ سردی کا موسم تھا پندرہ سولہ احباب ساتھ تھے کہ پیچھے سے اور بہت سے آملے۔ خلیفہ ثانی، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بھی آ گئے اور ایک دو لڑکے اور بھی ان کے ساتھ تھے۔ چھوٹی عمر تھی، ننگے پاؤں اور ننگے سر میاں بشیر احمد صاحب تھے۔ حضرت اقدس نے تبسم فرما کر فرمایا "میاں بشیر جوتی ٹوپی کہاں ہے؟ کہاں پھینک آئے؟" میاں بشیر احمد نے کچھ جواب نہ دیا اور ہنس کر بچوں سے کھیلتے ہوئے آگے بڑھ گئے اور کچھ فاصلہ پر آگے چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود نے اس پر فرمایا کہ عجیب حالت ہوتی ہے بچوں کی ابھی چند دن پہلے یہ رو رہا تھا کہ مجھے نیا جوتا لے دیں اور بہت ضد کر رہا تھا۔ میں نے نیا جوتا لے کے دیا لیکن اس کو اب اس کی ہوش ہی کوئی نہیں وہ جوتا ایک طرف پھینک دیا ہے اور خود دوڑے پھرتا ہے ننگے پاؤں۔ حضرت مسیح موعود اس بات پر بہت ہنس رہے تھے۔ پھر ایک خادم نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو میں بھاگ کر جا کے ان کا جوتا گھر سے اٹھا لاؤں۔ آپ نے فرمایا نہیں، تکلیف نہ کرو، جس طرح کھیلتا ہے کھیلنے دو۔

(سیرت حضرت مسیح موعود جلد سوم صفحہ 370-371)

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ (۔) میں صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بھی آ گئے اور کسی بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ حضرت مسیح موعود نے بڑے آرام سے کہا کہ میاں (۔) میں ہنسا نہیں کرتے۔ چنانچہ جب دوبارہ ان کو پھر ہنسی آنے لگی تو وہ اٹھ کر (۔) سے باہر نکل گئے۔

حضرت مسیح موعود کا معمول تھا کہ جب کوئی بچہ آپ کی خدمت میں آتا تو آپ جگہ دینے کے لئے ذرا ایک طرف ہٹ جاتے اور اپنے پہلو میں اسے بیٹھنے کا موقعہ دیتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اکثر آیا کرتے تھے۔ صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب اور صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کم۔ سیر میں کبھی کبھی ساتھ ہو جاتے اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تو حضرت مسیح موعود کی گود میں ہوتے تھے۔ پھر خدام لے لیا کرتے تھے جب حضرت صاحبزادہ صاحب خواہش کرتے تو حضرت مسیح موعود خود ان کو اٹھا لیتے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود جلد سوم صفحہ 367)

ایک دفعہ حضرت صاحب کے سامنے میاں شریف احمد صاحب کو بچے چھیڑنے لگے کہ حضرت مسیح موعود کو تجھ سے پیار نہیں ہے۔ وہ اس بات پر روئے تو ان کا ناک بہنے لگا۔ حضرت مسیح موعود نے ان کو اپنی طرف کھینچا تا کہ اس کو پیار کریں تا کہ اس کا یہ وہم دور ہو جائے ان بیچاروں کا ناک بھی نکل رہا تھا۔ اس خیال سے کہ حضرت مسیح موعود کے کپڑے گندے نہ ہو جائیں وہ ضد کر کے پیچھے ہٹتے رہے، حضرت مسیح موعود اپنی طرف کھینچتے رہے اور پھر فرمایا مجھے تم سے بہت پیار ہے۔

ایک روایت میاں بشیر احمد صاحب کی طرف سے ہے کہ

ہم حضرت مسیح موعود کو تنگ کرتے تھے خواہ کوئی بھی وہ کام کر رہے ہوں، کسی حالت میں ہوں، ہم آپ کے پاس چلے جاتے تھے کہ ابا پیسہ دو۔ اور آپ رومال سے پیسہ کھول کر دے دیتے تھے۔ اگر ہم کسی بات پر زیادہ اصرار کرتے تو آپ فرماتے تھے کہ میاں! میں اس وقت کام کر رہا ہوں، تنگ نہ کرو۔ (سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 378-379)

حضرت میاں شریف احمد صاحب کے متعلق ایک اور دلچسپ روایت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کو پتہ نہیں کیوں یہ خیال ہوا کسی وقت انہوں نے زردہ نہیں کھایا ہو گا تو حضرت مسیح موعود سمجھے کہ میاں شریف کو زردہ پسند ہی نہیں، کھاتے ہی نہیں۔ تو ایک دن زردہ پکا ہوا تھا تو ہاتھ بڑھانے لگے تو حضرت اماں جان نے روک دیا کہ شریف زردہ نہیں کھاتا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی یہی کہا۔ پھر میاں شریف نے کہنا شروع کیا شریف زردہ کھاتا ہے، شریف زردہ کھاتا ہے اور پھر آپ کے سامنے وہ زردہ کر دیا گیا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کسی کام میں مشغول ہوتے تھے تو بچہ آواز دیتا تھا کہ ابا! بوا کھول۔ یعنی پنجابی بولا کرتے تھے کہ اے ابا دروازہ کھولو! اور پھر اندر گھستے ہی سرنکال کے پھر باہر چلا جاتا تھا اور پھر دوبارہ آجاتا تھا اور کہتا تھا کہ ابا! بوا کھول۔ حضرت مسیح موعود خواہ کیسا ہی ضروری کام کر رہے ہوں آپ ہمیشہ اٹھ کر دروازہ کھولتے اور پھر بند کر کے بیٹھ جاتے۔ یہ کبھی نہیں کہا کہ تو مجھے بار بار کیوں ستاتا ہے۔ ایک دفعہ میں نے گنا تو بیس دفعہ ایسا کیا اور ان ساری دفعات میں ایک دفعہ بھی حضرت مسیح موعود کے منہ سے زجر اور توبیخ کا کلمہ نہیں نکلا۔

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب صفحہ 33-34)

ایک پٹھانی ہوا کرتی تھیں خوست کی۔ امۃ اللہ بی بی ان کا نام تھا۔ ان کو لال پری کہتے تھے ہم لوگ۔ جب وہ شروع شروع میں اپنے والد اور چچا سید صاحب نور اور سید احمد نور کے ساتھ قادیان آئیں تو عمر آپ کی بہت چھوٹی تھی ان کے والدین اور چچا، چچی حضرت سید عبداللطیف شہید کی شہادت کے بعد قادیان چلے آئے تھے۔ امۃ اللہ کو بچپن میں آشوب چشم کی سخت شکایت ہو جاتی تھی اور آنکھوں کی تکلیف اس قدر بڑھ جاتی تھی کہ انتہائی درد اور سرخی کی شدت کی وجہ سے وہ آنکھ کھولنے کی طاقت نہیں رکھا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ وہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ حضور میری آنکھ کو بہت تکلیف ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے لعاب سے ان کی آنکھیں تر کیں اور وہ دن اور وفات کا دن پھر کبھی بھی ان کی آنکھوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

حضرت مسیح موعود کا ایک الہام حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے متعلق بھی ہے (۔) کہ میرے بچے بشیر کی آنکھیں چمک اٹھیں اور روشن ہو گئی ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی آنکھیں بھی بچپن میں بہت دکھتی تھیں لیکن پھر تاحیات آپ کی آنکھوں کو کبھی کوئی نقص نہیں ہوا۔

اب یہ لال پری صاحبہ کا ایک قصہ دلچسپ آپ کو سنا دیتا ہوں۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ لال پری کی یہ عادت ہے کہ جب میں کسی کام کے لئے ان کو بلاؤں تو ایک دفعہ پیچھے ہٹتی ہیں اور پھر آگے بڑھتی ہیں۔ اور اگر میرا مقصد ہو کہ وہ میرے قریب کھڑی ہوں اور میں ان کو کہوں جائیں تو وہ ایک دم آ کے ٹکر مار دیں گی۔ اس لئے میں بہت احتیاط کرتا ہوں۔ جب وہ قریب کھڑی ہوں تو میں ان کو 'جائیں' کی بجائے اپنی طرف بلاتا ہوں۔ وہ عادتاً پیچھے ہٹ جاتی ہیں۔ پھر میں سنبھل جاتا ہوں۔ تو یہ وہاں کی بچپن کی باتیں مجھے یاد ہیں، اچھی دلچسپ ہوا کرتی تھیں۔

اب حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی یہ روایت جو ہے وہ بہت ہی عظیم الشان ہے، سننے سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ کا بچہ گونگا اور بہرہ تھا اور ٹائیفائیڈ بخار بھی اس کو ہو گیا تھا۔ آپ

حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گورداسپور کے مقدمے، تاریخوں پر حضور کے ساتھ ہی جایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کی حالت کو دیکھا مفتی صاحب کو فرمایا کہ آپ گورداسپور نہ جائیں یہیں ٹھہریں۔ چنانچہ آپ تشریف لے گئے دوسری صبح بچہ فوت ہوگیا۔ اس سے دوسرے دن آپ گورداسپور سے تشریف لائے تو مفتی صاحب چھوٹی لڑکی حفیظہ کو اٹھائے ہوئے حضور کو مہمان خانہ کے قریب جاکر ملے۔ آپ نے فرمایا: میں نے آپ کے بچہ کی وفات سنی، بہت رنج ہوا میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو نعم البدل عطا فرماوے گا۔ وہ سننے والا اور بولنے والا ہوگا۔

یہاں مفتی صاحب نے عرض کیا کہ حضور میرے گھر میں دو لڑکیاں اور دو لڑکے پیدا کرنے ہیں۔ اب یہ لڑکی ہے اس کے بعد اگر دوسری لڑکی ہوئی تو نعم البدل نہ ہوگا۔ اگر لڑکا ہوا تو نعم البدل سمجھوں گا۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا کہ میاں ہمارے خدا میں یہ بھی طاقت ہے کہ آئندہ لڑکیوں کا سلسلہ ہی منقطع کردے۔ چنانچہ مولا کریم کے قربان جاؤں۔ اس کے بعد مفتی صاحب کے گھر میں متواتر چھ لڑکے پیدا ہوئے اور سب سننے والے اور بولنے والے۔ گو یہ ایک لطیفے کے طور پر مفتی صاحب بیان کرتے ہیں مگر یہ حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا کا ایک معجزہ ہے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود مرتبہ حضرت مولوی یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ 202`203)

(الفضل انٹرنیشنل 14/ مارچ 2003ء)

حکیم منور احمد عزیز صاحب

گھروں اور باغات میں شوق سے لگایئے

گلو بیل

گلو ایک لمبی بیل ہے جو اپنے قریب کے درختوں اور چھتوں پر چڑھتی اور دور دور تک پھیلتی ہے۔ اس کے پتے پان کے پتے کے مشابہ ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی بڑے ہوجاتے ہیں۔ بعض پتے تو چار سے بارہ انچ تک لمبے اور تین سے آٹھ انچ تک چوڑے ہوجاتے ہیں۔ اس پر سفید زردی مائل پھول لگتے ہیں۔ ماہرین نباتات اس کی دو قسمیں بتاتے ہیں۔ 1۔ نر۔ 2۔ مادہ۔ پھول صرف عمدہ اور پرانی گلو پر لگتے ہیں۔

جب گلو کی بیل پرانی ہوجاتی ہے تو اس کی ڈنڈی پر ایک پتلا سا سفید رنگ کا چھلکا اور پتلے کاغذ کی طرح چھلکا جابجا الگ الگ دکھائی دینے لگتا ہے۔ نیم کے درخت پر چڑھی ہوئی گلو بہترین خیال کی جاتی ہے۔ جو گلو نیم کے درخت پر چڑھتی ہے وہ پرانے مرکب بخاروں کے لئے بہت نافع ہے۔ یہ تپ کو دفع کرنے میں اتنی سریع الاثر ہے کہ تپ دق تک کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔ یہ بہت مفید اور نفع بخش چیز ہے جو عام اور کم قیمت میں دستیاب ہے۔ اس کا سنسکرت میں نام امرت ولی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قدیم اطبائے ہند اس کو آب حیات کی مانند جانتے تھے بخاروں میں کوئی دوا اس سے بڑھ کر مفید نہیں ذائقہ تلخ مزاج گرم خشک (درجہ اول)۔

یہ بیل پاک و ہند کے علاوہ دیگر کئی مقامات پر ہوتی ہے۔ اس سے ایک ست نکالا جاتا ہے جسے ست گلو کہتے ہیں۔ مقدار خوراک۔ ایک سے دو تولہ آب گلو نصف سے ایک تولہ ست نصف سے ایک ماشہ تک۔

یہ مدر بول (پیشاب لاتا) اور بخاروں کی تمام اقسام میں مفید ہے۔ یہ تمام اعضاء بدن کو طاقت دیتی اور موسمی بخار اور دیگر امراض کے بعد ہونے والی عام کمزوری رفع کرتی ہے۔ مرکب بخاروں تپ دق پرانے صفراوی اور خونی بخاروں کو رفع کرتی ہے۔ دل، جگر، معدہ کی سوزش کے لئے نافع ہے۔ گلو مصفی خون ہے۔ جذام آتشک کو دفع کرتی ہے۔ اس کا خالص رس شہد کے ہمراہ یرقان میں مفید ہے۔ اگر اس کی تازہ ٹہنیوں کے ٹکڑے کرکے دھاگے سے باندھ کر ہار بنا کر یرقان کے مریض کے گلے میں ڈالیں تو مریض کو فائدہ ہوگا۔ یہ ذیابیطس سے شفا کے لئے مسلمہ دوا ہے۔ اس کے پتے سفوف بنا کر چھاچھ (لسی) کے ہمراہ دو دو ماشہ صبح شام کھانا ذیابیطس عصبی کہدی کے لئے مفید ہے۔ بلغمی بخار میں اسے جوشاندہ بنا کر ایک ماشہ فلفل دراز کے ہمراہ استعمال کرایا جائے تو مفید ہے۔ مرض سل کی ابتداء میں اگر الائچی چھوٹی۔ تباشیر اصلی اور ست گلو خالص ہم وزن سفوف بنا کر شہد کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو ضرور فائدہ ہوتا ہے۔

تقریب سہ ماہی اول 2003-04ء

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 23 فروری 2004ء کو سہ ماہی اول برائے سال 2003`2004ء کی تقریب تقسیم انعامات ایوان محمود میں منعقد کی گئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن تھے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب مہتمم مقامی نے سہ ماہی میں ہونے والی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ خدام کی تجنید 6800 ہے۔ اس سہ ماہی میں 40 حلقہ جات میں قرآن کلاسز ہوئیں۔ جن میں 1200 سے زائد خدام نے حصہ لیا۔ 1229 وقار عمل ہوئے جن میں 26 ہزار سے زائد خدام نے حصہ لیا۔ اس وقت تک ساڑھے پانچ ہزار خدام کی بلڈ گروپنگ ہوچکی ہے۔ اس سہ ماہی میں 329 بوتل عطیہ خون پیش کیا گیا۔ 78 میڈیکل کیمپس لگائے گئے۔ جن میں 7 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ عید الفطر کے موقع پر خدام الاحمدیہ کے تحت ایک ہزار سے زائد گفٹ پیکس اور 603 سوٹ تیار کرکے تقسیم کئے گئے۔ ایک جیل میں 150 عید گفٹس وغیرہ دیئے گئے۔ رپورٹ کے بعد اعزاز پانے والے حلقہ جات اور خدام میں مہمان خصوصی نے انعامات تقسیم کئے۔ اس سہ ماہی میں اول حلقہ نصرت آباد اور دوم نصیر آباد رحمٰن رہا۔ مہمان خصوصی نے اپنے خطاب میں نظام خلافت سے وابستہ رہنے کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی یادوں کے تذکرہ میں اقامت صلوٰۃ کے پہلو کو تفصیل سے بیان کیا۔ دعا پر اس تقریب کا اختتام ہوا۔ ربوہ بھر سے 720 سے زائد خدام نے اس تقریب میں شرکت کی۔ آخر پر مہمانوں کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

یَلَملَم

مکہ سے جنوب کی طرف قریباً 30 میل کے فاصلے پر سمندر کے اندر اٹھی ہوئی ایک پہاڑی کا نام ہے یمن، پاکستان اور ہندوستان کی طرف سے آنے والوں کا یہ میقات ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 4 مارچ 2004ء

12-10 a.m عربی سروس
1-10 a.m بچوں کا پروگرام
1-50 a.m ہماری کائنات
2-50 a.m خطبہ جمعہ
3-15 a.m سفر ہم نے کیا
4-00 a.m مجلس سوال و جواب
4-25 a.m تقریر
5-00 a.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m واقفین بچوں کا پروگرام
6-40 a.m مجلس سوال و جواب
7-35 a.m المائدہ
7-55 a.m سفر ہم نے کیا
8-15 a.m ایم ٹی اے کینیڈا کے پروگرام
9-20 a.m کمپیوٹر سب کے لئے
9-50 a.m ترجمۃ القرآن کلاس
11-00 a.m تلاوت، خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-40 p.m پشتو پروگرام
1-40 p.m مجلس سوال و جواب
2-40 p.m تقریر محترم حافظ مظفر احمد صاحب
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m کمپیوٹر سب کیلئے
5-00 p.m تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
7-55 p.m. ترجمۃ القرآن
8-55 p.m فرانسیسی سروس
9-55 p.m جرمن سروس
10-50 p.m لقاء مع العرب

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم منظور الحق شمس صاحب آف شارجہ کو مورخہ 23 فروری 2004ء بروز سوموار ایک بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام بریرہ شمس عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم حافظ مبین الحق شمس مرحوم مرتب احمدی جنتری کی پوتی اور مکرم چوہدری رشید احمد صاحب اٹھوال دارالیمن غربی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، باعمر اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب ناظم انصاراللہ علاقہ فیصل آباد لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی مکرمہ عطیۃ العلیم صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم سید خورشید احمد صاحب طاہر ابن مکرم طاہر احمد شاہ صاحب گرین ٹاؤن کراچی بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے مورخہ 15 فروری 2004ء بروز اتوار بمقام خیابان کالونی نمبر 2 فیصل آباد میں پڑھا۔ اسی روز شادی کی تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مکرم سید خورشید احمد صاحب مکرم سید محمد عبداللہ شاہ صاحب مرحوم آف گوجرہ کے پوتے اور مکرم پیر محمد یوسف صاحب مرحوم آف گوجرہ کے نواسے ہیں۔ عطیۃ العلیم مکرم سید محمد عبداللہ شاہ صاحب کی نواسی ہیں احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر جہت سے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

تقریب رخصتانہ

مکرم ملک ظہور احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل مدرسۃ الحفظ کی بیٹی مکرمہ کشور ناہید صاحبہ کی رخصتی ہمراہ ملک محمد غضنفر علی صاحب ابن مکرم ملک محمد اشرف چک نمبر 35 شمالی ضلع سرگودھا مورخہ 19 فروری 2004ء بروز جمعرات بخیر و خوبی انجام پائی۔ تمام احباب جماعت سے درخواست ہے دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد لکھتے ہیں۔ خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم شیخ عبدالقیوم صاحب ولد مکرم شیخ عبدالمجید صاحب آف حلقہ جناح کالونی فیصل آباد چند دنوں سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

داعیان کی کلاسز

مکرم میر عبدالباسط صاحب نائب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد لکھتے ہیں۔ نظارت دعوت الی اللہ کے زیر اہتمام مرکز میں داعیان کی کلاسیں منعقد کروائی جا رہی ہیں۔ امسال اس سلسلہ کی دوسری کلاس کے لئے 18۔ اکتوبر 2003ء کو 46 افراد پر مشتمل وفد ضلع اسلام آباد سے آیا۔ رات کو مجلس سوال و جواب ہوئی اور اگلے دن 19۔ اکتوبر بروز اتوار صبح آٹھ بجے سے دوپہر دو بجے تک باقاعدہ کلاس منعقد ہوئی جس میں علماء سلسلہ نے لیکچر دیئے۔ مورخہ 25۔ اکتوبر کو اس سلسلہ کا تیسرا وفد 85 داعیان پر مشتمل ضلع سیالکوٹ سے آیا، رات مجلس سوال و جواب ہوئی اور اگلے روز بروز اتوار باقاعدہ کلاس منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کلاسز کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ چک 38 جنوبی سرگودھا حال مقیم ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی بھانجی مکرمہ شازیہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالستار مانگٹ صاحب شکور پارک ربوہ کا نکاح خاکسار کے بھانجے مکرم محمد امجد صاحب ابن مکرم چوہدری حشمت اللہ صاحب چک نمبر 38 جنوبی سرگودھا حال مقیم ٹورانٹو کینیڈا سے مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ نے دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر مورخہ 7 فروری 2004ء کو بیت المہدی گولبازار ربوہ میں پڑھا۔ مکرمہ شازیہ طاہرہ صاحبہ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب مانگٹ چک 31 جنوبی سرگودھا کی پوتی ہیں اور مکرم محمد امجد صاحب مکرم چوہدری نظام الدین صاحب آف غوث گڑھ کے پوتے ہیں۔ اسی طرح دونوں بچے مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب چک 38 جنوبی سرگودھا ابن حضرت میاں نور محمد صاحب غوث گڑھی رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسہ اور نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم ذوالفقار احمد صاحب کارکن نظارت دیوان (دارالعلوم وسطی ربوہ) لکھتے ہیں۔ میرے چھوٹے بھائی مکرم افتخار احمد انور صاحب ابن مکرم حکیم محمد یار صاحب 11/45 دارالعلوم وسطی ربوہ کا نکاح مکرمہ شازیہ کنول صاحبہ بنت مکرم عطاء محمد صاحب سے مورخہ 6 فروری 2004ء کو سلطان سکندر کالونی چک نمبر 138 جنوبی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں مکرم جاوید ناصر ساقی صاحب مربی ضلع فیصل آباد نے بعوض -/5000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم منصور احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی لکھتے ہیں۔ خاکسار کی بیٹی مکرمہ صادقہ نگہت صاحبہ کا نکاح مکرم محمد اصغر صاحب ولد مکرم مبشر احمد صاحب (جرمنی) کے ساتھ مبلغ 6000 یورو پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے مورخہ 17 فروری 2004ء بعد نماز مغرب بیت مبارک میں پڑھایا۔ مکرمہ صادقہ نگہت صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر (مرحوم) کی پوتی اور مکرم محمد اصغر صاحب چوہدری رشید احمد صاحب کے پوتے ہیں۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

نکاح و تقریب شادی

مکرم شمیم احمد محمود صاحب نیو کیمپس روڈ لاہور لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم وسیم احمد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ انیلہ حنا احمد صاحبہ بنت مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب مقیم جرمنی مورخہ 6۔ اکتوبر 2002ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے بعوض مبلغ ایک لاکھ روپے پڑھا۔ تقریب رخصتانہ مورخہ 26 دسمبر 2003ء کو جرمنی میں عمل میں آئی۔ اور 27 دسمبر 2003ء کو جرمنی میں دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم اکرام اللہ صاحب بھٹی مربی سلسلہ نوابشاہ ضلع نواب شاہ سندھ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے والد مکرم برکت علی صاحب بھٹی معدہ کی تکلیف اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اس وقت کراچی میں زیر علاج ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم قیصر محمود گوندل صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 3 مارچ 2004ء

طلوع فجر	5:09
طلوع آفتاب	6:32
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:10

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

ربوہ سے ڈاہرانوالہ A/C ٹائم
براستہ چیچہ وطنی۔ بورا۔ وہاڑی۔ حاصل پور۔ چشتیاں
پہلا ٹائم صبح 9:00 بجے | واپسی صبح 9:00 بجے
دوسرا ٹائم صبح 10 بجے | دوسرا ٹائم رات 9:00 بجے
رابطہ: ربوہ گڈز بس شاپ 211222 214222

ہر قسم کا اعلیٰ و معیاری کاغذ دستیاب ہے
پیپر کنگ
22 ذوالقرنین چیمبرز۔ گپت روڈ لاہور
فون آفس: 7232380-7248012
طالب دعا: ملک مظفر احمد سنکوہی، ملک مدثر احمد سنکوہی

New BALENO
...New look, better comfort
SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے
BALENO
Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel.5712119-5873384

کاکیشیا مدر ٹنچر (سپیشل)
(تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔
پیکنگ 20ML | کاکیشیا مدر ٹنچر (سپیشل) | کاکیشیا Q
رعائتی قیمت | -/100 | -/50
نوٹ۔ اصل "کاکیشیا" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ
عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

بقیہ صفحہ 1

آپ کی عمر و صحت میں برکت ڈالے۔ محترم مہمان خصوصی نے پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔

اس ریلی میں شرکت کرنے والے معمر ترین شخص مکرم رفیق احمد گوندل صاحب آف کراچی تھے جن کی عمر 84 سال ہے۔ ان مقابلوں میں مجموعی طور پر بہترین علاقہ ربوہ قرار پایا۔ مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تقاریب میں محبت، پیار اور اخوت کے جو نظارے نظر آتے ہیں وہ ہمیں اردگرد کے ماحول میں نظر نہیں آتے۔ اس پر جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ انہوں نے دعائیہ انداز میں کہا کہ اللہ تعالیٰ اس باہمی محبت و پیار کو ہمیشہ قائم رکھے اور ہم ان مواقع سے محظوظ ہوتے رہیں دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔ جس کے بعد ایوان محمود کے غربی لان میں ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ بعدہ دفاتر انصار اللہ پاکستان کے احاطہ میں وسیع پیمانے پر مہمانان اور شرکاء کے لئے ظہرانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے
1۔ کلرک تعلیم کم از کم میٹرک عمر 25 تا 35 سال 2۔ سیلز مین تعلیم کم از کم میٹرک عمر 25 تا 35 سال
3۔ اکاؤنٹنٹ (جو کمپیوٹر پر اکاؤنٹس بنانا جانتا ہو) تجربہ کم از کم 2 سال
4۔ انٹرویو کیلئے مورخہ 8 مارچ 2004ء کو 11 بجے تشریف لائیں۔
پتہ برائے رابطہ:
میاں بھائی (پنکھا سازی فیکٹری)
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین
جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون: 7932514-16

زرگل ہیئر آئل
سکری اور گرتے بالوں کیلئے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph 04524-212434 Fax 213966

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ جنرو بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7446406

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ۔
فون دکان: 04931-53181
رہائش: 54991
سنہار سنٹر میکلوڈ روڈ مال۔ لاہور
فون دکان: 7320977-7237679
موبائل: 0300-9488027
رہائش: 042-5161681

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز: ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی بے آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

KOH-I-NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : bilalwz@wol.net.pk
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

جنود ڈینٹل لیبارٹری
بلاک 12 سرگودھا
فل سیٹ، فکس دانت، برج، کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
فون: 0451-713878 موبائل: 0320-5741490
Email:m.jonnud@yahoo78.com

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے ڈیجیٹل ریسیور دستیاب ہیں
ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر
سپلٹ AC ونڈو AC
واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
نیشنل الیکٹرونکس
ڈاؤلینس، پیل
ویوز، فلپس ایل جی
سام سنگ سپر ایشیاء۔ انڈس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے۔
لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ ... شاہدرہ لاہور

نئی و پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون نمبر 5162622 - 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ۔ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن لاہور

سی پی ایل نمبر 29

3 مارچ سے نئی کلاسز اور داخلے شروع
ہمارا نصب العین۔ دیانت۔ محنت۔ عمل پیہم
ہیون ہاؤس پبلک سکول۔ رجسٹرڈ دارالصدر غربی ربوہ
نرسری تا ہشتم۔ مکمل انگلش میڈیم
اپنے بچوں کیلئے محفوظ و صحت مندانہ ماحول، اعلیٰ تعلیم و تربیت اور سٹینڈرڈ Spoken English کی منفرد اور کامیاب پریکٹس کے لئے خاص طور پر ہماری A1 نرسری اور پریپ کلاسز سے فائدہ اٹھائیں۔
پرنسپل پروفیسر راجا نصر اللہ خان۔ فون نمبر 211039

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04524-214510-04942-423173

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز
SRP
کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد، میاں تنویر اسلم

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
جدید اور فینسی، مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
افضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
پروپرائٹر عبدالستار فون دکان: 0432-592316
فون رہائش 292793 موبائل 0300-9613255
Email: afazal@skt.comsats.net.pk
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
فون دکان: 0432-588452 پروپرائٹر: سفیر احمد
فون رہائش 0432-586297 موبائل 0300-9613257
Email: fineart_jewelers@hotmail.com